[illegible]

ایک رسالہ سید مرحوم کی برسی کے موقع پر ایک عظیم الشان مجمع میں سنایا گیا

اور جسے

حکیم محمد سراج الحق صاحب منیجر دلگداز و ایڈیٹر تحفۂ سخن

۱۹۲۳ء

دلگداز پریس لکھنؤ میں چھپوا کر شائع کیا

[illegible] ۱۲ [illegible] [illegible] (۱)

سخن سنج ! سخن سنج !! سخن سنج !!!

یہ سہ ماہی رسالہ جنوری ۱۹۱۸ء سے جاری ہوگا ہر نمبر ۳ جز [illegible] مضامین نظم و نثر دونوں قسم کے ہوتے ہیں مسلمانان عالم عہد [illegible] تاریخ اور [illegible] ساہر [illegible] اور مشہور النظمیں [illegible] سالانہ مع محصول ڈاک [illegible] کے مطابق اور عوام سے فقط ۹ روپے کے واسطے ۲ [illegible] ٹکٹ آنا ضروری ہیں [illegible] روانہ ہوگا۔

منیجر سخن سنج کٹرہ بزن بیگ خاں لکھنؤ

کارخانہ روغن الریاحین لکھنؤ کا اعلیٰ عطر

آپ ایک دفعہ ضرور منگا کے دیکھیں

عطر کے لیے لکھنؤ مشہور ہے مگر افسوس ہے کہ جو عطر ہے وہ [illegible] لوگوں کو نہیں ملتا کیونکہ [illegible] مال کی [illegible] نوکروں کے ہاتھ ہے اور اُن کے دخل و تصرف کا [illegible] اور [illegible] خریدنے [illegible] ہیں اور بعض تیار دینے والوں کی یہ حالت ہے کہ [illegible] کا مال [illegible] عام [illegible] دیکھ کے ہم نے [illegible] کہ ہر کے جو صاحب طلب [illegible] اُن کے لیے [illegible] اور مشہور کارخانوں کے عطر اعلیٰ درجے کے [illegible] خاص طور پر اہتمام کر کے مال [illegible] خرید کے روانہ کر [illegible] جس کا [illegible] اچھا اور قابل [illegible] اعلام کیا جاتا ہے عطر کے شائق ایک بار [illegible] منگوا کر دیکھ لیں کہ ہمارے [illegible] کہاں اچھا عطر اور [illegible] کو ملتا ہے۔

عطروں کی فہرست حسب ذیل ہے

عطر حنا فی تولہ [illegible]	عطر [illegible] فی تولہ [illegible]	عطر عروس فی تولہ [illegible]	عطر جہانگیری فی تولہ [illegible]
موتیا [illegible]	[illegible] [illegible]	مہک [illegible]	روح گلاب اعلیٰ [illegible]
چنبیلی [illegible]	[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]	حنا اعلیٰ [illegible]
کیوڑہ [illegible]	[illegible] [illegible]	سہاگ [illegible]	نارنگی [illegible]
خس [illegible]	جوہی [illegible]	اگر عرق [illegible]	[illegible] اعلیٰ [illegible]
[illegible] [illegible]	گلاب [illegible]	اگر [illegible]	[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]	بہار [illegible]	صدبرگ [illegible]
مولسری [illegible]	[illegible] [illegible]	[illegible] [illegible]	[illegible]

خوشبودار تیلوں کی فہرست ملاحظہ ہو

روغن [illegible] فی سر [illegible]	روغن [illegible] فی سر [illegible]	روغن کیوڑہ فی سر [illegible]	روغن [illegible] فی سر [illegible]

اعلیٰ درجہ کا خوشبودار بامزہ خوردنی تمباکو

[illegible] تمباکو مشکی [illegible] [illegible] اعلیٰ [illegible]	قوام تمباکو مشکی فی تولہ ۱۶/۸ [illegible] اعلیٰ ۱۲ ۱۴	[illegible] تمباکو [illegible] فی تولہ [illegible] [illegible] اعلیٰ [illegible]

نوٹ ۔ [illegible] آنے [illegible] روانہ ہوگا [illegible] ڈاک [illegible] خریدار ۔

المشتہر خادم [illegible] محمد [illegible] کٹرہ بزن بیگ خاں لکھنؤ

عرض حال

سرسید مرحوم کی برسی کے زمانے میں مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم و مغفور کی کوشش سے تقریباً ہر سال میں حیدرآباد میں جلسہ سرسید مرحوم کی یادگار کرنے کے لئے کیا جاتا تھا چنانچہ ایک سال ایسے ہی موقع پر مولوی عزیز مرزا صاحبؒ نے مجھ سے کہا کہ اس نشست میں سید صاحب مرحوم کی بڑی برکتوں پر کچھ عرض کروں۔ میں طبعاً ایسے جلسوں سے بھاگتا ہوں اور جہاں تک ممکن ہے علیحدہ ہی رہتا ہوں مگر مولوی صاحب مرحوم کے اصرار سے مجال انکار نہ ہوئی۔ اور میں نے یہ لکچر جو پبلک میں پیش کیا جاتا ہے ایک بہت بڑے مجمع میں جس کے پریسیڈنٹ مسٹر اکبر حیدر علی حیدری تھے پڑھ کے سنایا۔ اس کے عنوان سے تو اکثر حضرات چونکے مگر اس کے سننے کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ کسی نے اس پر اعتراض یا اس سے اختلاف کیا ہو۔

پہلے اسے میرے دوست مولانا ریحان صاحب بی اے ایڈیٹر [illegible] نے اپنے رسالہ دکن ریویو میں شائع کیا تھا مگر جناب [illegible] الدین [illegible] خاموش کی قدر دانی سے عزیزی پریس آگرہ میں ایک مستقل رسالے کی حیثیت سے طبع ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر حضرات نے دلگداز پریس سے طلب فرمانے لگے۔ اسی خیال سے میں نے اسے دلگداز پریس میں بھی طبع کرا دیا۔

اکثر حضرات کی خواہش تھی کہ اس ایڈیشن میں کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ مگر چونکہ یہ وہ چیز ہے جو پبلک میں پیش ہو چکی ہے اور ایک خاص جلسہ کی یادگار ہے لہذا مجھے مناسب نہیں معلوم ہوا کہ اس میں کچھ رد و بدل کیا جائے۔

بس اس سے زیادہ کچھ عرض کرنے کی مجھے ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

خاکسار

محمد اسلم [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرسید احمد خان کی دینی برکتیں

سرسید کے [illegible] ۱۸۹۸ء آج سے ۳۵ سال پہلے [illegible] ان کی
زندگی ہی میں کچھ چلا تھا۔ اب ان کے انتقال کو [illegible] برس ہو گئے تو ہم دیکھتے ہیں
کہ وہ سب اصلاحات ہمارے سامنے پورا ہو گئے۔ اور ہر شخص ان کو تسلیم کر رہا ہے کہ
سرسید مرحوم مسلمانوں کے سچے ہمدرد [illegible] قوم کے فدائی [illegible] مذہبوں کے دینی [illegible]
[illegible] اس کا اعتراف کرنے میں بھی کسی کو تامل نہیں کہ ان کی ذات سے مسلمانوں کو بہت بڑا
فائدہ ہوا بلکہ اکثر صاحب عقل عالم [illegible] اور زمانہ شناس لوگ دعوے کرتے
ہیں کہ ممالک متحدہ و [illegible] میں [illegible] مسلمانوں [illegible] ایک [illegible]
سے [illegible] دیا [illegible] سے نکالا اور وہ [illegible] سید صاحب کی زندگی [illegible]
[illegible] کی ذات سے کئی دینی فائدہ [illegible] کا اور
[illegible] تسلیم کر لیا کہ مسلمانوں کی دینی ترقی کے لیے ان کی
ذات ایک [illegible] نام آتا [illegible] صدائیں
[illegible] کہ [illegible] اس بارہ میں [illegible] علماؤں اور
اہم مذہبوں کو [illegible] کی بہت کم [illegible]

اس لئے ہم آج سید صاحب کی زندگی کا [illegible]
کرنا چاہتے ہیں کہ سید مرحوم کے [illegible] کو [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] آگے [illegible] ان کی
زندگی [illegible] بحث کرنے کا [illegible] صاحب
اس [illegible] کر رہے تھے انگریزی [illegible] اور [illegible]
اصلاحات اور [illegible] آخری [illegible] اور وہ [illegible]
ہونے لگے ہیں مگر ابھی ان کا [illegible] ظاہر ہوا [illegible] اور [illegible]
[illegible] زیادہ ظاہر و نمایاں ہوتے جائیں گے [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہوتی جائیں گی اور [illegible] وضاحت سے ہوتا جائیگا کہ [illegible] اور مسلمان [illegible] الدین کا فائدہ پہونچا گیے

اسلام کی [illegible] گزر گئی تھیں حتکہ یہ اسلام ان کے ممالک کا [illegible] اور [illegible] اسلام [illegible] میں [illegible] موجود تھا ان کے [illegible] غیر قوم اور غیر مذہب والوں [illegible] ایک خوبی نظر آتی تھی مسلمانوں [illegible] بلکہ [illegible] والے بھی ان کی [illegible] ان کی [illegible] نگاہ سے دیکھتے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش [illegible] مسلمانوں کو [illegible] کہ اگر کوئی غیر قوم [illegible] ان پر غالب آئے گی تو وہ بھی ان کے نقش قدم [illegible] اور ان کے مذہب [illegible] اخلاق کو اختیار کر کے [illegible] اسلام ہی کا [illegible] بن جائے گی۔

تیرہویں صدی ہجری میں [illegible] انقلاب ہوا کہ [illegible] حکومت ان کے ہاتھ سے نکل گئی [illegible] کے ہاتھ میں دی اور یہ لوگ [illegible] مسلمانوں پر حکمران ہو گئے اور ان [illegible] کو اختیار کر لیے اور مسلمان [illegible] قائم رکھے اور جن چیزوں کو مسلمانوں سے لیا گیا تھا ان میں غیر معمولی ترقی کر کے اس حد کو پہونچ گئے کہ وہ چیزیں [illegible] اور ان کے [illegible] رنگی ہوئی نظر آتی تھیں۔

[illegible] اگر غالب [illegible] قوم ظالم و بے رحم اور متعصب [illegible] قوم کو بالکل پامال اور ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد کر ڈالتی [illegible] اگلے دنوں [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] اور اگر [illegible]

[illegible] قوم [illegible] نیست و نابود کر [illegible] مثال [illegible] اسلامی سلطنت [illegible]

ہمیں اسی خوش نصیبی پر خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ جس قوم نے ہمیں مغلوب کر کے مفتوح بنایا وہ انسانیت کے اعلیٰ اوصاف سے متصف اور مہذب و غیر متعصب ہے جس کی وجہ سے ہماری قوم کا دست برد زمانہ سے بچ کے زندہ رہنا ممکن بھی تھا۔

مگر اس صورت میں بھی ایک بہت بڑا اندیشہ ہے جسے کسی ظالم قوم کی ماتحتی کے اندیشہ سے کم نہ خیال کرنا چاہیئے ایک مدت دراز تک قوم کی محکومی و مغلوبی کا ابتدائی زمانہ ہمارے زیادہ تعصبات سے بھرا ہوا ہے ایک ضد پیدا ہو جاتی ہے کہ ہم اپنے فاتحوں کی ہر چیز سے نفرت کرنی چاہیئے نہ اُن کے اوضاع و اطوار اختیار کرنا چاہیئے بلکہ اُن کے ساتھ ملنے جلنے اور اُٹھنے بیٹھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ایسی قوم اپنے زمانے کی نیکیوں سے محروم رہ کے خود ہی تباہ و پامال ہونے لگتی ہے پھر اس کے چند روز کے بعد محکومی کی عادت پڑ جاتی ہے اور دل زمانے کی ناسازگاری کو گوارا کر لیتا ہے تو یکایک ایک دوسری قسم کا تعصب شروع ہو جاتا ہے جسے انگریزی میں ری ایکشن کہتے ہیں یعنی اپنی تمام خوبیاں اُدھر نظر آنے لگتی ہیں اور یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اُسے وضع و لباس و اوضاع و اطوار اور کیرکٹر وغیرہ تمام باتوں میں ایسے عیوب نظر آنے لگتے ہیں کہ مفتوح قوم کو خود ہی ان باتوں اور رسموں سے جن کا اس کو شوق تھا نفرت ہو جاتی ہے۔ اور اگر حاکم قوم ہندوؤں اور یہودیوں کی سی ہے جو کسی غیر قوم کو اپنی قوم میں شریک ہی نہیں کرتی ورنہ مفتوح قوم اس طرح فاتحوں کے دین ملت میں داخل ہوتے ہوتے فنا ہو جاتی ہے

اگلی تمام مفتوح قوموں کی یہی تاریخ ہے اور یہی تاریخ ہماری قوم اور خصوصاً مسلمانان ہندوستان کی ہے مگر وہ اس بات کی انتہا تک نہیں پہنچنے پائے تھے کہ مرحوم سید نے بیچ درمیان میں آکے روکا اور زمانے کی اُس خطرناک گاڑی سے اتار لیا جو انھیں ہلاکت کی طرف لیے جاتی تھی چونکہ انگریزوں کی قوم انصاف پسند اور غیر متعصب تھی اس لئے اُن دونوں حدوں کو [illegible] کو طے کر رہا تھا [illegible] ہمدردی تھا [illegible] انگریزی زبان اور انگریزوں کی تمام باتوں سے جو نفرت تھی وہ دور ہو گئی [illegible] اور ہم میں سے اکثر شرفا [illegible] دیکھتے دیکھتے بدل گئے اور اس کے بعد انگریزی اوضاع و اطوار کا شوق بڑی تیزی کے ساتھ ہماری قوم میں بڑھتا جاتا ہے اُسکا

بھی آپ دیکھ رہے ہیں

اس دور ہماری تمہید کا سلاخرد تھا۔ اب ہم تمہید ہی میں ایک دوسرے جزو کی حیثیت سے اس امر کو کہنا چاہتے ہیں کہ انگریزی قوم کس مذاق اور وضع کی قوم ہے اور انھوں نے ہندوستان کی عنان حکومت ہاتھ میں لینے کے بعد کیا طریقہ اختیار کیا۔ دنیا کی تمام گذشتہ اور موجودہ قوموں کے خلاف انگریزوں میں جو درجے کی آزادی ہے کسی کے مذہبی امور میں وہ دخل نہیں دیتے بلکہ ہر مذہب والوں کو اپنے مذہب کے لئے مناظرہ کرنے اور خود حاکم قوم کے مذہب کی علانیہ تردید کرنے کی اجازت دیتے ہیں علم کو ترقی دینا چاہتے ہیں اور اس کے بڑے زبردست حامی ہیں مگر وہ علم جس کو مذہب سے نہیں بلکہ فلسفہ سے تعلق ہے لہذا موجودہ گورنمنٹ نے اگرچہ مذہبوں کو پوری آزادی دے دی لیکن اس کے ساتھ ہی ایک ایسی چیز کی [illegible] ترقی کی جس سے زیادہ مذہب کا کوئی دشمن نہیں ہو سکتا یعنی فلسفہ کے ساتھ سائنس کو ترقی ہونا شروع ہوئی۔ جس نے مذہب کی جڑ کو اور کمزور کرنا شروع کر دیا

حاصل یہ کہ چند ہی روز میں فلسفہ اور سائنس کی ترقی نے مذاہب کی دنیا میں ایک ایسی کھلبلی ڈالی کہ تمام مذاہب میں ایک کون فساد شروع ہو گیا۔ اور ہر مذہب نے اپنی مروجہ وضع چھوڑ کے ایک نئی صورت اختیار کرنا شروع کر دی اب عام طور پر معیار صداقت یہ قرار پایا کہ "جو مذہب سائنس موجودات اور اصول تمدن کے خلاف ہو وہ مذہب نہیں ہو سکتا" دوسری طرف غور سے دیکھئے تو مذہب کی حالت یہ ہے کہ اس کی ابتدا تو نہایت ہی مضبوط [illegible] اصول [illegible] سے ہوا کرتی ہے مگر [illegible] والے خلاف فطرت واقعات کو دلائل [illegible] نئے نئے مذہب میں شامل کرنا شروع کر دیتے ہیں اور آخر میں وہ مذہب صرف کرشمہ بندی کا نام رہ جاتا ہے لہذا ظاہر ہے کہ ایسے مذاہب جو معقولات کے رنگ میں [illegible] اختیار کر لی ہو زمانے کا کس طرح مقابلہ کر سکتے تھے۔

ان [illegible] ہندوستان [illegible] اور انسانی [illegible] بڑی تعریف [illegible] کہ ان انقلابات کے ساتھ اس قوم کے [illegible] تاریخی [illegible] [illegible] کوئی [illegible] سکتا [illegible] کسی [illegible] کہا کہ زمانہ

ہمیں کہ ہر ایک نے ماہیت انگریزی تعلیم اور انگریزی حکومت سے کیا نتائج ظاہر ہونے والے ہیں اور بعد در بعد کیا ہوگا۔ ایک ایسا شخص ہے جس کی تمام عمر کٹی [illegible] ہو انگریزی زبان اور اس کے علوم سے ناواقف ہوا ان کے خیال کا اب [illegible] پہلے اسے ہی [illegible] اس طرف مائل ہو جانا کچھ زیادہ حیرت کی بات نہیں ہے [illegible] ایک مرد سید مسلمان تھے اور ان مذہبی رجحانات سے متاثر تھے جس میں شاہ ولی اللہ سے شروع ہوکے مولوی شاہ اسمٰعیل صاحب کے [illegible] کو [illegible] کی تھی اس رجحان نے وہاں انہیں پہلے ہی سے مائل کیا تھا۔ اب لوگ [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں میں جو مذہبی رسوم کثرت سے مروج ہیں ان کا اصل ہندوانہ اور رسمی تعلیم ہوتا میں نہیں اور دوسرے یہ کہ خود اپنی اور سید صاحب اور شیخ [illegible] آثار اسلام کے عام مسلمان واعظین کی زبانوں سے سنے جاتے ہیں ان میں سے اکثر [illegible] و موضوع ہیں اس خیال نے انہیں تحقیق و تنقید کی جانب مائل کیا اور ان کی بدولت ان میں وہ تعصب کم ہوا جو سوا اتفاق عادت کے کسی کی طرف نہیں مائل ہونے دیتا۔ لیکن سب سے پہلے وہ مادہ تھا جو پرانے مذاق سے ہٹنے اور نیا رنگ اختیار کرنے میں ان کا معین ہوا

اصلی جوہر جس نے ان ایک معمولی مسلمان سے وہ سید احمد خاں کی یادگار کرنے کیلئے ہم آج جمع ہوئے ہیں کتاب آثار الصنادید کا تصنیف کرنا ہے مولانا حالی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے تصنیف کرنے کی جانب انہیں [illegible] اور [illegible] روپیہ کی ضرورت نے مائل کیا مگر اس کا [illegible] ہوا ہو مگر دیکھنا چاہیئے کہ اس کتاب کی تصنیف کے لئے انہیں کیا کرنا پڑا انہیں دلی کے پرانے کھنڈروں میں پھرنا اور ایک ایک منہدم و پامال حوادث عمارت کو غور سے دیکھنا پڑا۔ اکثر راستے انہیں [illegible] اور مسمار کھنڈروں میں گھر رہنا پڑیں اور ایک ایک کتبے کی [illegible] اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] گئے [illegible] شہادت آئی [illegible]

کہ آگے پیچھے کو عام [illegible] ہو جائے

پیغمبری اب حضرت ختمی مآب صلعم کے بعد کسی کو نصیب ہی نہ ہو سکتی تھی۔ مگر یہ ممکن تھا کہ ایک شخص اس قسم کی پیغمبرانہ ریاضت کرے اور انسان کامل بن جائے

انہیں بیماروں نے اسی عام بے بسی کی سراپا حسرت زبان سے ان کے کان میں کہہ دیا کہ ہماری بربادی کے کیا اسباب ہیں اور ہم اگر تباہی سے بچنا چاہیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے اس کے ساتھ ہی سید احمد خاں نے علوم اسلامیہ کو غور و تامل سے مطالعہ کرنا شروع کیا اور [illegible] دور کی تحقیق و تدقیق کے بعد دعویٰ کیا کہ اس وقت دنیا میں جتنی الہامی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے صرف قرآن ایک ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں کوئی حرف حقائق موجودات کے خلاف ہے اور نہ تمدن اور نہ معاشرت کی سد راہ مگر علمائے زمانہ اور عام مسلمان اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہ تھے وہ سمجھ رہے تھے کہ خلاف عادت واقعات کا ظاہر ہونا ہی دلیل نبوت اور برہان حقیقت ہے سید صاحب نے اس دعوے کے ساتھ ہی تمام مسائل مذہبی پر بحث شروع کی موضوع و ضعیف روایات کو چھوڑ دیا اور سوا قرآن و حدیث کے دیگر تمام چیزوں کی طرف سے آنکھ بند کر لی نہ [illegible] [illegible] گئے [illegible] رد [illegible] ترقی کر لی تھی ہر جگہ سے سید صاحب کو گالیاں دی جانے لگیں کفر و الحاد کے فتوے شائع ہونے لگے۔ اور ان کی تردید میں مستقل رسالے جاری ہو گئے اور رفتہ رفتہ ایک ایسا زمانہ آگیا کہ در و دیوار سے لعنت و نفرین کی صدا بلند ہوتی تھی اور سید صاحب اپنے کام میں مشغول تھے۔

ان کے اس طرز عمل پر آج کل بھی کبھی کبھی اعتراض کر دیا جاتا ہے کہ سر سید مذہبی مسائل کے متعلق جس قدر بحث چاہتے کرتے مگر مذہبی معاملات میں ان کو دخل دینا چاہیے [illegible] کہ علماء [illegible] کو معاشرت ان کے لٹریچر ان کے اخلاق و عادات اور ان کے [illegible] [illegible] [illegible] کہ [illegible] ان کے دخل دینے کی قسم کی [illegible] نہ سکی تھی

اور سید صاحب کو [illegible] کی ضرورت محسوس ہوئی تھی اس کو تعلق یا [illegible] رسم ہی سے تھا وہ دیکھ رہے تھے کہ ایک طرف تو انگریزی کی عام تعلیم مسلمان بچوں کو لامذہب اور بے عقیدہ بنا رہی ہے دوسری طرف نئی لگن اسلام کی علامات [illegible] کر رہی ہیں اور وہ یا ایک الحاد زمان [illegible] نکال [illegible] [illegible] مسلمانوں کے

نکال نہ سکا۔ اسی دوسری طرف وہ مذاہب جو مدت ہائے دراز سے انکے محکوم چلے آتے تھے آزادی پاکے ان کے مذہب پر حملے اور طعن و تشنیع کرنے لگے ہیں چوتھی طرف خود مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ صرف رسموں اور ضعیف الاعتقادیوں کا نام انہوں نے مذہب رکھ لیا ہے

ان باتوں سے مسلمانوں کا بچانا بغیر اس کے کہ مذہب میں دخل دیا جائے ممکن نہ تھا قطع نظر اس کے اب اسلام پر جو اعتراضات ہو رہے تھے وہ بالکل نئی قسم کے تھے عیسائی مشنری اور مورخین کہہ رہے تھے کہ اسلام لوگوں کو مجبور کرکے اور زبردستی پھیلایا گیا اور اسلام کی بنا ظلم و جور اور لوٹ مار پر ہے اس کے مقابل مسلمانوں کو بجائے جواب دینے کے اس پر ناز تھا کہ ہم نے کفار سے اپنے کیسے کیسے معرکے ... اور یہ وعظ کہہ رہے تھے کہ واقتلوھم اجمعین ... کافر کے مارنے سے بڑا کوئی ثواب نہیں

عیسائی کہتے تھے کہ مسلمانوں میں جہاد فرض ہے لہذا وہ غیر مذہب والی قوم کی مطیع و رعایا کی حیثیت سے نہیں رہ سکتے ادھر ہمارے علما وعظوں اور دستوروں سے جہاد کا شوق دلا رہے تھے اور عوام کے نزدیک جا بجا جنگی اور بلوے اور ہنگامہ کرنے کا نام جہاد تھا عیسائی کہہ رہے تھے کہ اسلام علم و فضل کا دشمن ہے اور حضرت عمر نے مصر کا کتب خانہ جلوا دیا۔ ادھر ہمارے واعظ بڑی شان سے فرما رہے تھے کہ

علم دیں علم است قرآں و حدیث   گر بخواند غیر ازیں گردد خبیث

اور کتب خانہ اسکندریہ کے جلانے کی روایت جو متعصب عیسائیوں کی بنائی ہوئی تھی اسکو فخر کے ساتھ قبول کرتے اور بجائے رد اس پر ناز کر رہے تھے۔

عیسائی رسول اللہ صلعم سے گناہ و عصیاں کو ثابت کرتے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس کا الزامی جواب توریت سے نکال نکال کر یہ دیا جاتا کہ تمہارے نزدیک فلاں فلاں پیغمبر سے ایسی ایسی گناہ کاریاں ظاہر ہوئی ہیں اور یہ نہ جانتے تھے کہ عیسائیوں کے نزدیک انبیا معصوم ہی نہیں ہیں ان کا کچھ نہیں بگڑتا اور ہمارے عقیدے کی بنیاد اور اس کی عصمت میں بٹہ لگا جاتا ہے

غرض کہ دشمنان اسلام جو اعتراض کرتے اسکو مسلمان اپنے جاہلانہ عذر سے بعوض دور کرنے کے الٹے تسلیم کیے لیتے تھے ایسی حالت میں ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ بغیر مذہبی مباحث میں دخل دینے کے مسلمانوں کی اصلاح کیونکر ممکن تھی ۹ سید صاحب

کے دل میں جم گئی تھی کہ زمانہ کا [illegible] [illegible] ہے کہ اگر [illegible] اصلاح نہ کی گئی تو [illegible] انگریزی سکولوں کی تعلیم پاسکے [illegible] سب مسائل [illegible] [illegible] قائم کیے اور [illegible] پڑھائے [illegible] صاحب کی [illegible] [illegible] سعد [illegible] [illegible] آپ [illegible] کا [illegible] ہوا کہ اگر آپ نے ہماری رہبری نہ کی ہوتی تو ہم [illegible] اسلام [illegible] [illegible] کو اس قدر عرصے [illegible] ان کو [illegible] [illegible] [illegible] جبر کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

سچ ہے کہ ان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں کی پہلی پہل [illegible] [illegible] دیکھا تھا [illegible] زمانہ [illegible] [illegible] ایسی [illegible] مسلمان [illegible] سلطنت میں [illegible] [illegible] جو [illegible] [illegible] [illegible] لحاظ کرنے [illegible] مسلمانوں [illegible] [illegible] کی آواز [illegible] [illegible] کالونی [illegible] [illegible] [illegible] مگر [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] [illegible] کی زندگی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] مگر [illegible] دینے کی کوئی [illegible] زندگی [illegible] [illegible] [illegible] آگے [illegible] [illegible] اور دوسری طرف انگریزی [illegible] [illegible] [illegible] زندگی کے سوال [illegible] ایک ایسے عالم [illegible] ضرورت تھی جو [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] اور [illegible] کو [illegible] [illegible] وہ عالم [illegible] [illegible] ہوگئے [illegible] [illegible] لڑکے [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] ایسی [illegible] زندگی کی تعلیم دی جو [illegible] [illegible] معاملے میں [illegible] یہ ہو کہ [illegible] اور [illegible] کے قائل [illegible] یہ ہو کہ اسلام [illegible] اور [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible]

ابتدائی سمجھ کہ یہ صاحب [illegible] اسلام کا [illegible] کرنا

[illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

کن کن مسائل پر [illegible] والا [illegible] اس حصے کو [illegible]

[illegible] اسلام کو

اعلان کیا ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آیت قرآنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عیسیٰ کے

[illegible] آسمان پر [illegible]

قسم کے بہت سے مسائل [illegible]

[illegible] امام غزالی [illegible]

شاہ ولی اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مسائل [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

[illegible] کا اکثر [illegible] بعد [illegible] سلطان [illegible] موجود [illegible] مسلمان [illegible] حدود [illegible]

[illegible] کر [illegible] اسلامی [illegible] اور علما اسلام ان کے اختیال کی

[illegible] اس سلسلہ میں مختصر

[illegible] اور [illegible] اس [illegible] کو [illegible]

[illegible]

[illegible] احساس [illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام میں پایا گیا

(۲) [illegible] عبادت [illegible]

اور مقبول ہونے سے مراد [illegible] نہیں کہ [illegible] عبادت مراد ہے

(۳) قرآن [illegible] ایک [illegible] کی الفاظ آئی ہیں [illegible] مراد [illegible] نہیں بلکہ [illegible] حکم مقصود ہیں

(۴) حضرت مسیح کی [illegible]

[illegible]

(۵) [illegible] کے متعلق [illegible] کا احتمال ہو کہ وہ عدل نہ

کر سکے گا تو [illegible]

[illegible]

(۶) [illegible]

تو [illegible] اس [illegible]

[illegible] کو [illegible] سزا دی جائے۔

(۷) [illegible]

(۸) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکالے گئے ہیں وہ ان کی [illegible] عقل باور [illegible] [illegible]
تھی [illegible] عصا موسیٰ [illegible] اور [illegible]
ہونا، حضرت موسیٰ سے باتیں کرنا کوہ طور پر تجلی آنی [illegible]
انی کا چشمہ نکلنا۔ ابر کا سایہ کرنا [illegible] من و سلویٰ کا اترنا [illegible] کا گھوار [illegible]
طیر ابابیل [illegible] اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا اور مردوں کو زندہ کرنا [illegible] آسمان سے خوان نعمت
کا نازل ہونا اور اسی قسم کے دیگر واقعات [illegible] حال و
اجتہاد کے مطابق تاویلیں کی ہیں [illegible] اور صورت بیان کو [illegible] اور ان کو
کے [illegible] ثابت کرنا پایا [illegible] یہی باتیں تھیں جنھوں نے تمام علمائے اسلام اور [illegible]
کل مسلمانوں کو چونکا دیا [illegible] اختلاف کیا جاتا ہے۔

(۱۰) سید صاحب دعویٰ کرتے تھے کہ قرآن مجید میں دو طرح کا کلام ہے ایک کلام [illegible] اور
دوسرا غیر مقصود [illegible]
کہ کلام غیر مقصود [illegible] سے کسی [illegible] استدلال نہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا جا [illegible]

(۱۱) وہ فرماتے ہیں کہ [illegible] اور احکام
[illegible] احکام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دونوں [illegible]
[illegible] ہو سکتا ہیں

ان مسائل کے متعلق [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

تسلیم نہ [illegible] مسائل اور فیصلے اس کے [illegible] ان [illegible] تو انکو تسلیم کرلے اور اگر [illegible] کے خلاف اس کی رائے قائم ہو تو جو [illegible] رائے کو اظہار کرے چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے [illegible] مسلمانوں نے جو ان کے سر دور [illegible] بلکہ یوں کہو گا کہ اُنکے دوستوں اور ان کی تعریف کرنے والوں کا نام نیچری رکھ دیا گو اب ان لوگوں [illegible] نیچری اور ان کے پیرو سمجھے جاتے ہیں ایسے مسلمان بہ مشکل ملیں گے جو ان سب مسائل میں ان سے متفق ہوں [illegible] جیسے معروف جو انکی زندگی ہی میں ان کے خلیفہ سمجھے جاتے تھے اور حسن اتفاق سے بعد رحلت ان کے جانشین قرار پائے یعنی نواب محسن الملک مرحوم مذکورہ مسائل میں سے اکثر میں ان کے سخت خلاف تھے ان کے موجودہ جانشین نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب جو اُن کے بڑے دوست اور خاص لوگوں میں تھے وہ قریب قریب تمام مسائل میں اُنکے خلاف ہیں لیکن اسپر بھی کہ ان کے گروہ میں شمار کئے جاتے ہوں۔

اگر سید صاحب کے [illegible] اول کا نام نیچری ہے تو وہ مسلمان نیچری ہیں اور اُنکے ماتحت [illegible] اصل میں مخالفوں نے جو اس کوشش میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا کہ نیچری اسلام کا ایک [illegible] فرقہ [illegible] جاہلوں کی [illegible] تھی کہ وہ کوئی بنیاد نہیں [illegible] اسلامیہ کے اندر [illegible] اور پیدا [illegible] کہ [illegible] فرقے جدا ہوگئے ہیں ان سب کا اختلاف [illegible] اور ایک [illegible] [illegible] [illegible] وہ [illegible] نام مسلمانوں کی [illegible] گروہ اور [illegible] ہوں [illegible]

[illegible] مسلمانوں

[illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible] کیا

[illegible]

[illegible]

[illegible] دخل دینے کے اصلاح کی کوشش کی ایک نیا فرقہ پیدا کر دیا اس کے نظائر سے دنیا کی تاریخ بھری پڑی ہے۔ مگر سر سید نے اپنے [illegible] مسائل مذہبی میں گفتگو کی اور اس آزادی سے گفتگو کی مخالفت کا اس قدر زور شور ہوا مگر ان کی نیک نیتی اور سچی قومی ہمدردی کی برکت سے کوئی نیا فرقہ نہیں پیدا ہو سکا ان کے ماننے والوں میں ہمارے بیان کے موافق شیعہ بھی ہیں سنی بھی ہیں وہابی بھی ہیں بدعتی بھی ہیں سب ہی طرح کے لوگ ہیں اور سب اپنے خاص مذہب کے ہوتے ہی ماننے والے ہیں جیسے کہ ہوتے ہیں اور پھر بھی وہ سید احمد خانی یا نیچری ہیں کیوں [illegible] اس لیے کہ سید احمد خان کی فرقہ سے مراد وہ گروہ بالا مسائل کے ماننے والے نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو سید احمد خان کی طرح سے قرآن کی آیت اور سنت ثابتہ پر عمل کریں مذہبی روایات کی تنقید کریں اور جو صحیح ثابت ہو اس پر عمل کریں۔

غرض سید احمد خان نے اصل میں جو کچھ کیا صرف دو امر ہیں ایک یہ کہ اجتہاد کا عام دروازہ کھول دیا اور جن لوگوں پر مخالفین اسلام اور غیر مذاہب کے اعتراضات کا جادو چلنے والا تھا ان کے دل میں یہ جما دیا کہ ہمارے جن مسائل پر غیر لوگ اعتراض کر رہے ہیں ان کی صرف روایتی یا الہامی [illegible] [illegible] ان کو بلکہ خود عقل سے دیکھو کہ وہ [illegible] تاریخ سے [illegible] ان میں پیدا ہو گیا ہے اور رسم کے طریقہ سے دین کی باتوں میں شامل ہو گیا ہے اور دوسرے یہ کہ احادیث کی تنقید میں اہل حدیث و روایت کی طرح صرف روایت اور [illegible] پر اکتفا نہیں کی بلکہ درایت سے بھی کام لیا اصول حدیث میں یہ مسئلہ قدیم سے لکھا چلا آتا تھا کہ واقعات سلف اور حدیثوں کی جانچ میں قیاس اور عقل سے بھی کام لینا چاہیے عہد سلف [illegible] سے بھی اندازہ کر کے بتایا کرتے تھے کہ [illegible] صحیح ہے [illegible] موضوع مگر بعد والوں نے سوائے روایت کے اس اصول کو مطلقاً چھوڑ دیا [illegible] اور امام غزالی [illegible] کے سوا اسلامی [illegible] ہو گئے تھے ان اصول [illegible] مقدمہ میں [illegible] اصول [illegible] [illegible] کہ [illegible] اصول ان کا [illegible] سر سید [illegible] [illegible] کر دیتے ہیں تاکی [illegible] کہ عوام [illegible] وہ کیا ہے

تا پید ہیں پیدا ہوتی جاتی ہیں علوم دینیہ کا ذخیرہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے —

ہر شخص کا ہاتھ ان کتابوں تک پہونچنے لگا ہے جو پہلے کبھی خواب میں بھی نظر آتی تھیں اور ایسی ایسی [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کل [illegible] شائع ہوتی جاتی ہیں [illegible] ایسے لوگ آئیں گے جو سر سید سے زیادہ وسیع النظر اور زیادہ محقق ہوں گے۔ اور ان کی [illegible] کتنے [illegible] رہیں گے اور کتنے مٹ جائیں گے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ سید احمد خان کو [illegible] ہوئے مسائل میں سے کتنے [illegible] اور کتنے [illegible] گے

گر یاد رکھو کہ توحید رسالت کا سکہ اسلامی جاری رہے گا اور سید احمد خان کی یہ برکت روز بروز زیادہ نمایاں طور پر ثابت ہوتی اور دنیا پر حکومت کرتی جائے گی [illegible] کو سچے دینے والو مگر سوچ سمجھ کے اور یہ دیکھ کے کہ کیا مذہب [illegible] کا بتایا ہوا ہے اور کیا دستور و رواج کے حکم میں ہے —

عجیب بات ہے کہ سید صاحب نے آج سے [illegible] سال پہلے جن مسائل پر گفتگو پیش کی تھی اور جو فیصلہ کیا تھا وہی اب علما مصر کے زبان و قلم سے ظاہر ہو رہے ہیں اور ویسی ہی اصلاحیں وہاں بھی شروع ہو گئی ہیں [illegible] افغانستان میں سر سید مرحوم نے کرنا چاہا تھا [illegible] مگر ہماری [illegible] ہندوستان میں ہوئی مصر میں ہوئی -

مسلمانوں پر ایک بہت قیمتی [illegible] سید صاحب کے [illegible] جو حکومت و دولت [illegible] خود پسندی و جہالت کی وجہ سے مسلمانوں میں [illegible] ہو گیا تھا [illegible] اسلام [illegible] اور [illegible] ترقی [illegible] سید صاحب [illegible] مسلمانوں کی [illegible]

بس میں سمجھتا ہوں کہ [illegible] میں نے کافی [illegible] حال میں [illegible] شروع ہو گئی [illegible] سید [illegible]

کر گئے ہیں کہ مسلمان اگر کسی سے کام لینا شروع کریں تو ان کی پیروی کرنے ہی سے تحریری ہیں ہو جاتا ہے سلسلہ ان کی بردبار کرنے والی اگر رسم مرتی سے مخلوط ہو تو تحریری اور سرسید کے گروہ کارکن رکن ہے جناب پریسیڈنٹ اور حاضرین ایس اب اسی سے اجازت لے کے اپنے بیان کے سلسلہ کو ختم کرتا ہوں اور جس توجہ سے میرا لکچر سنے ہیں اس لیے استاد عزیز [illegible] کیا اسکی نسبت آپ کا شکر گزار ہوں والسلام

محمد عبد الحلیم شرر

اطلاع عام

اکثر کتب فروش اور اہل مطابع گنداشت حقوق طبع اور قانون رجسٹری کتب کا لحاظ نہیں کرتے اور آخرین نقصان اٹھاتے ہیں میری بعض کتابوں کو مختلف شہروں کے مطابع نے چھاپا جن میں سے بعض ہی کو اجازت دی گئی تھی مگر ہیں نے جہاں تک ساد رگذر کیا۔ اور یہ سند کیا کہ ان کو نقصان پہونچایا جائے لیکن اب [illegible] اعتدالی کے ساتھ میری کتابوں کو غارت کرنا [illegible] کا دیا [illegible] لہذا اب عام اطلاع دیا ہے کہ میری تمام اگلی پچھلی کتابیں تاریخیں ہوں یا ناول سب محفوظ ہیں اور قریب قریب سب رجسٹری شدہ ہیں۔ اگر کسی صاحب نے کسی کو بھی طبع کیا تو فوراً عدالت سے رجوع کیا جائے گا اور وہ سخت نقصان اٹھائیں گے میں تاکید مکرر کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہرگز کسی کے ساتھ رعایت و مروت کا برتاؤ نہ کیا جائے گا اور تاوان نقصان و معاوضہ ان سے بلا تامل وصول کر لیا جائے گا

خاکسار محمد عبد الحلیم شرر

دلگداز

مولانا شرر کا مشہور ادبی و تاریخی رسالہ جس نے زبان اردو کے علمی خزانے کو اعلیٰ لٹریچر سے پُر کر دیا خریداروں کو ایک سال خریدار رہنے کے بعد اگر وہ دوسرے برس بھی خریدار رہیں تو ایک ناول مفت نذر کیا جاتا ہے اور وہی سال ان کے چندے اور محصول ڈاک کی بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۱۱؍ دلگداز کا وی پی عہ؍ اور ناول کا وی پی اس کا محصول بہ لحاظ وزن کے علاوہ لیا جاتا ہے۔

دل افروز

ناولوں کے شائق خصوصاً مولانا شرر کے ناولوں کے شیدا اس رسالے کو ضرور خرید فرمائیں جس میں ہمیشہ دو ناولوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس کے صفحات ٹائٹل کے علاوہ (۴۸) ہوتے ہیں پہلا ناول مولانا شرر کا طبع زاد ہوتا ہے اور دوسرا انگریزی کے کسی ناول کا ترجمہ سالانہ چندہ مع محصول ڈاک ۳؍ ہر سال اپریل سے دل افروز کا سال شروع ہوتا ہے اور اپریل کا پرچہ بذریعہ وی پی کے سالانہ چندہ وصول کر لیا جاتا ہے نمونہ کے واسطے ۳؍ کے ٹکٹ آنا چاہئیں۔

مہتمم دلگداز و دل افروز۔

کتب متفرقہ

رام ساری کا ناول	صہ؍	پری جاسہ	عہ؍	محمد و سا	۱۲؍
عجیب کا ناول	ہے؍	ہم خرما و ہم ثواب	۵؍	جمیلہ	۱۲؍
حسن سرور کا ناول	سے؍	تریاق اعظم	۸؍	سچ و فا	۱۲؍
احمد وحیدہ کا ناول	۱؍	حریۃ العلاج	سے؍	بیٹی بری	۴؍
گوہرا	۱؍	لوالہوس	عہ؍	یہی حاسہ	عہ؍
بیل کا ساس	۱۹؍	ایک شاعر کا انجام	۱۳؍	کرشمۂ تقدیر	۸؍
اہرام مصری	۲؍	حلق محکم	۱۴؍	جنگ جرمن و جیم	۱؍
تقدیر	۲؍	التمس	عہ؍	لال کپتان	۸؍
فسانۂ تیر	۸؍	چابک سوار معشوقہ	۱۰؍	جولی قسمت	عہ؍
معشوقۂ عرب	۱؍	گمشدہ سراغ رسانی	عہ؍	دقائق ادبی	۵؍
اسمٰعیل و زہرہ	عہ؍	دار عشق	عہ؍	اُلو کی دُم فاختہ	۴؍
قاتل	عہ؍	حور عین	عہ؍	الفاروق	ہے؍
ثریا	عہ؍	جام زہر	۶؍	حیدر علی ٹیپو سلطان	عہ؍
دولت و درایہ	عہ؍	استاد	۸؍		
دیوان حسرت	۳؍	سیرۃ العباس	عہ؍		
سکاری کا بیلہ	عہ؍	رہبر	۱؍	حجہ تلع	۲؍
عروسانہ ہول	۸؍	عروس کست	۱؍	شہید وفا	۱۰؍
مہربان دوست	۱؍				

حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز کرشن بنگلہ لکھنؤ

تصانیف مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر

تاریخ و سوانح عمریاں

(۱) جنید بغدادی۔ حضرت جنید کے حالات عہ/
(۲) ابوبکر شبلی۔ حضرت شبلی کے حالات۔ عہ/
(۳) تاریخ سندھ۔ عرب کے فتوحات سندھ کی محققانہ تاریخ عہ/
(۴) خواجہ معین الدین۔ حضرت خواجہ اجمیری کے حالات ۶/
(۵) سکینہ بنت حسین۔ جناب سکینہ بنت امام حسین ۶/
(۶) افسانۂ قیس۔ مجنون عامری کے حالات ۳/
(۷) حسن بن صباح ملی و فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ ۶/
(۸) قرۃ العین۔ ایک مجتہدہ بابی کے حالات ۲/
(۹) شیریں ملکۂ عجم۔ بادشاہ خسرو کی معشوقہ ۳/
(۱۰) [illegible]۔ سلف کی ایک عورت کی [illegible] ۳/
(۱۱) صقلیہ میں اسلام۔ ایک محققانہ تاریخ ۱۲/

ناول

(۱۲) جویائے حق۔ حضرت رسول اکرم کی سوانح عمری بطور ناول عہ/ حصہ دوم ۱/
(۱۳) بابک خرمی۔ سلطنت عباسیہ کے زمانے کا ایک تاریخی واقعہ ہر دو حصہ عہ/
(۱۴) مفتوح فاتح۔ ایک نہایت دلچسپ تاریخی ناول عہ/
(۱۵) الفانسو۔ ایک عاشقانہ تاریخی واقعہ۔ ۱۲/
(۱۶) [illegible] محبت۔ ہندوستانی شریف زادیوں کی اندرونی حالت کی اس سے اچھی تصویر نہیں ہو سکتی ۱۲/
(۱۷) طاہرہ۔ مولانا کا سب سے پہلا ناول عہ/
(۱۸) حسن کا ڈاکو۔ حرام پور کے نواب کی سرگذشت ہر دو حصہ عہ/
(۱۹) اسرار دربار حرام پور۔ حرام پور کے نواب کے اندرونی حالات ہر دو حصہ ۱/
(۲۰) [illegible] دولھن۔ حضرت اکبر عثمانی عہ/
(۲۱) رومۃ الکبریٰ۔ روم پر گاتھ لوگوں کا حملہ عہ/

(۲۲) ماہ ملک۔ غوریوں کا عروج اور فتوحات ۶/
(۲۳) لعبت چین۔ پہلی صدی ہجری کا دلچسپ تاریخی ناول عہ/
(۲۴) ایام عرب۔ جاہلیت عرب کی مکمل تصویر ہر دو جلد ۱۲/
(۲۵) مقدس نازنین۔ ایک حسینہ کا [illegible] ۱۲/
(۲۶) شوقین ملکہ۔ دوسری صلیبی لڑائی ۸/
(۲۷) قیس و لبنیٰ۔ عہد صحابہ کا ایک سچا عشق۔ ۱۲/
(۲۸) فلورا فلورنڈا۔ اندلس میں سلطنت [illegible] ۸/
(۲۹) آغا صادق کی شادی۔ ایک دلچسپ قصہ ۱/
(۳۰) فردوس بریں۔ جنت کی سیر عہ/
(۳۱) یوسف نجمہ۔ کامل [illegible] آپ بیتی ۸/

متفرقات

(۳۲) الحکم الرافعۃ۔ حضرت سید احمد کبیر رفاعی کے رسالہ کا ترجمہ ۱۲/
(۳۳) مسند امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۴/
(۳۴) سرسید کی [illegible] سپیچیں۔ ۱/
(۳۵) ہندوستان کی موسیقی۔ پیر دلبا [illegible] کا لکچر ۴/
(۳۶) اردو سے ہندوؤں کا تعلق ۴/
(۳۷) ڈرامہ اور اسلام۔ مولانا [illegible] ۳/
(۳۸) شب غم۔ اور شب وصل۔ ۱/
(۳۹) اسیری ناول۔ ایک ناول [illegible] ۱۲/

متفرق مطبوعات دلگداز پریس

(۴۰) مسلمان تاجداران ہند ہر سہ حصہ ۱۲/
(۴۱) پاداش عمل۔ ایک نہایت دلچسپ ناول موسوم بہ "[illegible]" کا ترجمہ حصہ اول ۱/
حصہ دوم ۱۲/ سوم ۱۲/ چہارم ۱۲/ پنجم ۱/

دلگداز کی مکمل جلدیں

جلد سنہ ۱۹۰۹ء ۱/
جلد سنہ ۱۹۱۰ء ۱۵/
جلد سنہ ۱۹۱۱ء عہ/
جلد سنہ ۱۹۱۲ء عہ/
متفرق مضامین سنہ ۱۸۸۷ء
(۱)

جلد سنہ ۱۹۰۴ء ۱/
جلد ۵ سنہ ۱۹۰۵ء ۲/
جلد ۶ سنہ ۱۹۰۶ء ۲/
جلد ۷ سنہ ۱۹۰۷ء ۲/
جلد ۱۸ سنہ ۱۹۰۸ء ۲/

جلد سنہ ۱۹۱۳ء عہ/
جلد سنہ ۱۹۱۴ء ۲/
جلد سنہ ۱۹۱۵ء ۲/
جلد سنہ ۱۹۱۶ء ۲/
جلد سنہ ۱۹۱۷ء ۲/
جلد سنہ ۱۹۱۹ء عہ/

المشتہر حکیم محمد سراج الحق منیجر دلگداز کٹرہ بزن بیگ خان - لکھنؤ